ایک تاریخ کی تاریخی زندگی وتازگی

کہتے ہیں، تاریخ خود کو دہراتی ہے۔ ویسے یہ کوئی مسلم تاریخی، منطقی یا فلسفی نظریہ نہیں ہے، پھر بھی دانشوری کے حلقہ میں اس کی پذیرائی بہت اور گونج بڑی ہے۔ اس سے تاریخ کی روانی کی سمت اور اس میں موجوں کی یکرنگی اور یکسانیت کا اشارہ ضرور ملتا ہے۔ تاریخ کی اس روانی میں ہمیں الگ طرح کی ایک خصوصی امتیازی رو کے طور سے ایک تاریخ کو زندہ کرنے اور اس زندہ کی ہوئی تاریخ کو سال بہ سال دہرانے کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ یہ بات ہے عزاداری کی۔ تاریخ کی دُہائی دے کر عصری تاریخ کو کسی خاص رخ میں موڑ لینے (بقلم خود 'تاریخ سازی') کی مثالیں تو تاریخ میں بکھری پڑی ہیں۔ لیکن ایسے رخ چاہے جتنے ہی عہد ساز ہو جائیں یا بنا دیئے جائیں، بالآخر دم توڑ دیتے ہیں اور خود تاریخ کا حصہ بن جاتے ہیں۔ (سیاست کی بالادستی یا زبردستی چاہے جتنی ہی چھوٹی سیاسی تبدیلی کو بڑے انقلاب کا خوش نما لیبل لگا کر اپنا الو سیدھا کر لے، یہ وقتی اور محدود مظہر/Phenomenon ہوتا ہے۔)

یہ صرف عزاداری کا امتیاز ہے کہ اپنے میں یہ 'زندہ تاریخ' کے طور پر رواں بھی ہے اور بقا آشنا بھی۔ 'عزا' کی یاد کا جشن منانے کی مثالیں تو مل سکتی ہیں لیکن کہیں بھی، کسی بھی سماج میں کسی سوگ کی یاد میں سوگ کو تازہ کرنے کی روایت ملتی ہو، ہمیں نہیں معلوم۔ یہ یادگار زندہ سوگ صرف عزاداری کے حصہ میں آتا ہے۔ یہ عزاداری زمان ومکان، جہات واطراف میں پھیلی ہوئی ہے۔ آج کی دانشوری کی رسمی علمی دنیا بھی اس کے مختلف شعبوں پر مختلف گوشوں سے مختلف انداز میں مطالعہ اور تحقیق کرتی ہے۔ ابھی حال میں لکھنؤ یونیورسٹی کے علم انسانیات (Anthropology) کے شعبہ میں ایک بستی کی عزاداری کے سماجی انسانیاتی مطالعہ کو پی ایچ۔ ڈی۔ والی تحقیق کا موضوع بنایا گیا۔ (سنا ہے، یہ تحقیقی مقالہ جمع بھی ہو گیا، بس منظوری کی آخری مہر باقی ہے۔) پھر بھی مجموعی حیثیت سے عزاداری پر کوئی جامع انداز کی باقاعدہ تحقیق سامنے نہیں دکھائی دیتی۔ (کاش اس طرف بھی رسمی تحقیق کے ارباب حل وعقد کی توجہ ہو جائے۔)

قلم کی دنیا کے صحافت کے میدان میں بھی یہ یادگاری زندہ ہے۔ کتنے ہی رسالے، جریدے اور اخبار خصوصی نمبر نکالتے رہے ہیں۔ آج کی شماریات کی ماری اور اطلاعاتی تکنیک سے بھاری دنیا شاید اس کا احاطہ نہ کر سکے۔ خیر 'شعاع عمل' بھی اس یادگاری کی زندگی میں اپنے طور سے خراج پیش کرتے ہوئے محرم نمبر کا تازہ خاص شمارہ علم ودانش کی نذر کر رہا ہے۔ اس میں بھی ہمارا پرانا 'یادگاری' انداز نمایاں ہے۔ یعنی اس کے خاص مضامین ومنظومات جو یادگار بھی ہیں انہیں شامل اشاعت کیا گیا ہے۔

آگے سلام ودعا۔ **(م۔ر۔عابد)**